AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اطعمہ محرمہ کے احکام: اہل سنت اور اہل تشیع کے نقطہ نظر کا تحقیقی جائزہ

Rulings on Prohibited Foods: A Comparative Research Study of the Perspectives of Ahl al-Sunnah and Ahl al-Shi‘ah

Razia Mobeen
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, NCBA&E Lahore, Sub Campus Multan
razia.mobeen1985@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Arshad Habib
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NCBA&E Lahore, Sub Campus Multan
arshadhabib12@gmail.com

Abstract
This research presents a comparative analysis of the rulings on prohibited foods (*at‘imah muharramah*) as found in the two major traditions of Islamic jurisprudence: the *Sunan Arba‘ah* (the four canonical Hadith collections of Ahl al-Sunnah: Abu Dawud, Tirmidhi, Nasa'i, and Ibn Majah) and the *Kutub Arba‘ah* (the four primary Hadith collections of Ahl al-Tashayyu‘: Al-Kafi, Man La Yahduruhu al-Faqih, Tahdhib al-Ahkam, and Al-Istibsar). The study identifies points of agreement and divergence between the two traditions regarding what is lawful (*halal*) and unlawful (*haram*) in food. Both traditions unanimously affirm the Quranic prohibitions: carrion, blood, pork, and animals slaughtered in the name of other than Allah. Common rulings also include the prohibition of *jallalah* (animals fed impurities), elephants, predatory animals with fangs, birds of prey, venomous creatures, and the permissibility of consuming carrion under duress. However, significant disagreements exist. Key differences include the ruling on domestic donkeys (haram in Sunan Arba‘ah, makruh in Kutub Arba‘ah), rabbit and peacock meat (halal in Sunni jurisprudence, haram as *maskh* [transformed] animals in Shia jurisprudence), fish (all fish are halal in Sunan Arba‘ah, while Kutub Arba‘ah permits only scaled fish), spleen and gall bladder (halal in Sunan Arba‘ah, haram in Kutub Arba‘ah), and utensils of the People of the Book (permitted after washing in Sunan Arba‘ah, strictly prohibited in Kutub Arba‘ah). This study highlights how foundational textual sources and interpretive methodologies shape divergent juristic outcomes while also revealing significant common ground in Islamic dietary law.

Keywords: Halal, Haram, Sunan Arba‘ah, Kutub Arba‘ah, Prohibited Foods, Comparative Fiqh, Maskh

اطعمہ محرمہ یعنی حرام کھانوں کا مسئلہ اسلامی شریعت میں انتہائی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ حلال و حرام کا تعین صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے اختیار میں ہے۔ قرآن مجید نے چند اشیاء کو صراحتاً حرام قرار دیا ہے جن میں مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جانے والا جانور شامل ہیں۔ تاہم، تفصیلی احکام اور دیگر جانوروں کے متعلق احادیث مبارکہ میں رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔

اس تحقیق کا موضوع دو بڑے اسلامی مکاتب فکر—اہل سنت اور اہل تشیع—کی معتبر حدیث کی کتابوں میں موجود اطعمہ محرمہ کے احکام کا تقابلی جائزہ ہے۔ اہل سنت کے ہاں سنن اربعہ (سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) اور اہل تشیع کے ہاں کتب

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اربعہ (الکافی، من لایحضرہ الفقیہ، تہذیب الاحکام، الاستبصار) ان کے فقہی استنباط کے بنیادی ماٰخذ ہیں۔

اس مطالعے میں دونوں مکاتب کے مشترکہ احکام کو اجاگر کیا جائے گا جن میں قرآن کی متعین کردہ حرمت، جلالہ جانور، درندے، شکاری پرندے، زہریلے کیڑے مکوڑے اور اضطرار کی صورت میں مردار کھانے کی اجازت شامل ہیں۔ صرف اتنی مقدار میں کھانا جائز ہے جس سے زندگی بچ جائے۔ اس کے ساتھ متعارض روایات کا جائزہ لیا جائے گا جن میں گھریلو گدھا، خرگوش، مور، مچھلی (چھلکے کا معیار)، گھوڑا، گوہ، تلی و پتہ، اور اہل کتاب کے برتن شامل ہیں۔ یہ تقابل نہ صرف فقہی اختلافات کے اسباب کو سمجھنے میں معاون ہوگا بلکہ اسلامی شریعت کی وسعت اور مختلف مکاتب فکر کے استنباطی اصولوں کو بھی واضح کرے گا۔

اطعمہ محرمہ کے احکام بیان کرنے سے پہلے حلال، حرام اور مکروہ کی تعریف درج ذیل ہے:

حلال: مباح، غیر ممنوع، جس کے کرنے کی شارع نے اجازت دی ہو۔

حرام: وہ جس کی شارع نے قطعی طور پر ممانعت کی ہو اور جس کی خلاف ورزی کرنے والا آخرت میں سزا کا مستحق ہو اور بعض صورتوں میں اس کے لئے دنیا میں بھی سزا ہو۔

مکروہ: وہ جس سے شارع نے روکا ہو لیکن سختی کے ساتھ اس کی ممانعت نہ کی ہو۔ یہ حرام سے کم درجہ میں آتا ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والا اس سزا کا مستحق نہیں ہوتا جس سزا کا مستحق حرام اختیار کرنے والا ہوتا ہے۔ البتہ مسلسل خلاف ورزی کرنے پر حرام کی سزا کا مستحق ہو جائے گا۔(1)

قرآن کی رو سے حرام اشیاء کے احکام

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾(2)

ترجمہ: "سوائے اس کے نہیں کہ تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت، اور اس چیز کو کہ اللہ کے سوا اور کے نام سے پکاری گئی ہو، حرام کیا ہے، پس جو لاچار ہو جائے نہ سرکشی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے"۔

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾(3)

ترجمہ: "تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو گلا دبا کر یا چوٹ سے یا بلندی سے گر کر یا سینگ مارنے سے مر گیا ہو اور وہ جسے کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہو مگر جسے تم نے ذبح کر لیا ہو، اور وہ جو کسی تھان (پرستش گاہوں) پر ذبح کیا جائے اور وہ (جن کے حصے) جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو، یہ (سب کچھ) گناہ ہے، آج تمہارے دین سے کافر ناامید ہو گئے سو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو، آج میں تمہارے لیے تمہارا دین پورا کر چکا اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور میں نے تمہارے لیے اسلام ہی کو دین پسند کیا ہے، پھر جو کوئی بھوک سے بے تاب ہو جائے لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے"۔

یعنی ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لینا ایسا جانور حلال نہیں ہوگا۔

ما اهل لغیر الله به کا معنی اور اس کے شرعی احکام

علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی متوفی 502ھ لکھتے ہیں (آیت) ما اهل لغير الله بہ کا معنی ہے جس پر غیر اللہ کے نام کا ذکر کیا

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جائے اور یہ وہ جانور ہے جس کو بتوں کے لیے ذبح کیا جائے۔ اہلال کا معنی ہے چاند دیکھتے وقت بلند آواز سے چلانا پھر ہر بلند آواز کو اہلال کہا گیا۔ نوزائیدہ بچے کے رونے کو بھی کو اہلال کہتے ہیں۔(4)

ملا احمد جیون پوری متوفی 1130ھ لکھتے ہیں (آیت) ما اھل لغیر اللہ بہ کا معنی ہے جس جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو مثلاً لات عزی اور انبیاء علیہم السلام وغیرہ ہم کے نام پر۔(5)

احادیث کی رو سے حرام اشیاء کے احکام

گھریلو مانوس گدھوں کے گوشت کھانے کا بیان

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْحُمُرِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ قَالَ عَمْرٌو فَأَخْبَرْتُ هَذَا الْخَبَرَ أَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ فِينَا يَقُولُ هَذَا وَأَبَى ذَلِكَ الْبَحْرُ يُرِيدُ ابْنَ عَبَّاسٍ ".(6)

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو اشعثاء (ابن عباسؓ کے شاگرد رشید) کو بیان کی تو آپ نے فرمایا ہم سے حکم الغفاری یہی کہا کرتے تھے کہ (پالتو گدھے حرام ہیں) لیکن علم کے سمندر (ابن عباسؓ) نے پالتو گدھوں کی حرمت کا انکار کیا (گویا ابن عباس جمہور سے متفرد ہو کر ان پالتو گدھوں کے گوشت کو حلال فرماتے تھے۔ شاید ابن عباسؓ کو تحریم لحم حم الاھلیہ کی احادیث نہ پہنچی ہوں، بذل المجهود)"۔

گندگی کھانے والے جلالہ کا گوشت اور دودھ کے بیان

" عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا"(7)

ترجمہ: "عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ گندگی کھانے والے جانور کے گوشت کھانے اور ان کے دودھ پینے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن غریب ہے، ۲- ثوری نے اسے 'عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن النبي ﷺ' کی سند سے مرسل طریقہ سے روایت کی ہے، ۳- اس باب میں عبد اللہ بن عباس سے بھی حدیث مروی ہے"۔

گندگی خور کا گوشت، اس کا انڈا اور اس کا دودھ امام احمد کے نزدیک حرام ہے جب تک اسے باندھا نہ جائے۔ اگر پرندہ ہو تو تین دن اور اگر اونٹ ہو تو چالیس روز، گائے ہو تو تیس دن، بھیڑ بکری ہو تو سات دن، مرغی ہو تو تین دن۔ ایک روایت میں ہے سب میں تین دن۔ تینوں آئمہ کے نزدیک ان کا کھانا تحریمی ہے اور اگر ان کے دودھ اور گوشت میں بدبو ہو تو اس وقت تک قید رکھا جائے جب تک کہ اس کی بدبو ختم ہو جائے۔(8)

سمندر کے مردار کا حکم

" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم "مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلاَ تَأْكُلُوهُ ". قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَيُّوبُ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْقَفُوهُ عَلَى جَابِرٍ وَقَدْ أُسْنِدَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ وَجْهٍ ضَعِيفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ".(9)

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مچھلی کو سمندر خود ساحل پر پھینک دے یا اس پر سے پانی ہٹ جائے اسکو کھالو جو مچھلی پانی میں مر کر سطح سمندر پر تیرنے لگے اس کو نہ کھاؤ۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو سفیان ثوری، ایوب اور حمان نے ابو زبیر سے حضرت جابر پر موقوف اروایت کیا ہے اور اس کے برعکس یہی حدیث ایک ضعیف سند سے ابن ابوالذئب عن ابی الزبیر عن جابرؓ عن النبی مرفوعاً بھی مروی ہے"۔

اس حدیث مبارکہ کی روسے ایسی مچھلی جسے سمندر خود باہر پھینک دے یا اس سے پانی ہٹ جائے کھانے کی اجازت ہے اور جو مچھلی پانی میں مر کر سطح سمندر پر تیرنے لگے اس کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

زمین پر موجود کیڑوں مکوڑوں کے کھانے کے حکم کا بیان

" مِلْقَامُ بْنُ التَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الْأَرْضِ تَحْرِيمًا."(10)

ترجمہ:"تلب(11)رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں رہا لیکن میں نے کیڑے مکوڑوں کی حرمت کے متعلق نہیں سنا"۔

"عَنْ عِيسَى بْنِ نُمَيْلَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:"كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَسُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْقُنْفُذِ؟، فَتَلَا: قُلْ لا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا سورة الأنعام آية 145، قَالَ: قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا، فَهُوَ كَمَا قَالَ مَا لَمْ نَدْرِ."(12)

ترجمہ:"نمیلہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا آپ سے سیہی (دلدل) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہ آیت پڑھی: قل لا أجد فيما أوحي إلى محرما "اے نبی! آپ کہہ دیجئیے میں اسے اپنی طرف نازل کی گئی وحی میں حرام نہیں پاتا "ان کے پاس موجود ایک بوڑھے شخص نے کہا: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا" :وہ ناپاک جانوروں میں سے ایک ناپاک جانور ہے"۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تو بیشک وہ ایسا ہی ہے جو ہمیں معلوم نہیں"۔

کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے

"عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ ؟، قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَقَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ، وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْهِ، وَلَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ ". (13)

ترجمہ:"عدی بن حاتم طائی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا:"جب تم اپنے کتے کو چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام لے لو پھر وہ اسے مار ڈالے اور اس نے اس میں سے کچھ نہ کھایا ہو تو تم کھاؤ، اور اگر اس نے اس میں سے کچھ کھایا ہو تو مت کھاؤ اس لیے کہ اس نے اسے اپنے لیے پکڑا ہے نہ کہ تمہارے لیے"۔

اس حدیث مبارکہ میں بیان ہوتا ہے کہ کتے کو اللہ کا نام لیکر چھوڑا جائے، اگر شکار کو مار ڈالے اور اس میں سے کچھ خود نہ کھائے تو کھالو، اور اگر وہ اس میں سے کچھ کھالے تو اسے نہ کھاؤ، کیونکہ اس نے شکار تمہارے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے کیا ہے۔

گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہے

"عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَحِلُّ أَكْلُ لُحُومِ الْخَيْلِ، وَالْبِغَالِ، وَالْحَمِيرِ."(14)

ترجمہ:"خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا حلال نہیں" ۔

" عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ، وَالْبِغَالِ، وَالْحَمِيرِ، وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ".(15)

ترجمہ:"خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گھوڑے، خچر اور گدھے اور دانت والے ہر درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا"۔

خالد بن ولید سے مروی ان احادیث میں گھوڑے کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کی گئی ہے۔

درندوں پرندوں کے کھانے کا حکم

"عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنْ السَّبُعِ"(16)

ترجمہ:"سیدنا ابو ثعلبہ خشنیؓ(17) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والا درندہ کھانے سے منع فرمایا ہے"۔

"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنْ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنْ الطَّيْرِ"(18)

ترجمہ:"سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجے دار پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے"۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ان احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے فرمایا ہر اس کچلی والے جانور کے کھانے سے جو درندوں میں سے ہو، یعنی وہ جانور جو اپنی کچلی سے شکار کرتا ہو اور چیر پھاڑ کرتا ہو، مطلق ناب کا ہونا مراد نہیں، جیسے شیر، چیتا بھیڑیا یا کتا وغیرہ جو لوگوں پر حملہ کرتے ہیں ان کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اور ہر ایسے پرندے کے کھانے سے آپ نے منع فرمایا جو پنجہ والا ہو یعنی پنجہ سے شکار کرتا ہو اڑتے ہوئے بھی، جیسے باز، شکرا، چیل وغیرہ۔(19)

اُس شخص کے بیان میں جو مردار کھانے پر مجبور ہو

"عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ رَجُلاً، نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا . فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ انْحَرْهَا . فَأَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتِ اسْلُخْهَا حَتَّى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ . فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ "هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ". قَالَ لاَ. قَالَ "فَكُلُوهَا". قَالَ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ "هَلاَّ كُنْتَ نَحَرْتَهَا". قَالَ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ". (20).

ترجمہ: "حضرت سمرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے اہل وعیال سمیت (مدینہ کے قریب) حرہ نامی جگہ پر پڑاؤ کیا تو ایک اجنبی نے اس اہل وعیال والے شخص سے کہا کہ میری ایک اونٹنی گم ہوگئی ہے اگر تم اس کو پاؤ تو اس کو پکڑ لینا، اس شخص کو وہ اونٹنی مل گئی مگر اس کا مالک نہ مل سکا یہاں تک کہ وہ اونٹنی بیمار ہوگئی اس شخص کی بیوی نے کہا کہ اس اونٹنی کو نحر کرلو تاکہ مر کر مردار نہ بن جائے مگر اس شخص نے انکار کردیا بس وہ ہلاک ہوگئی تو اس عورت نے کہا کہ اس کی کھال اتار لو تاکہ ہم س جانور کی چربہ اور گوشت کو کاٹ کر کھالیں (چونکہ یہ ہمارا اضطراری حالت ہے) اس کے شوہر نے کہا میں جب تک حضور ﷺ سے نہ پوچھ لوں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا پس وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ یہ مسئلہ معلوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی چیز موجود ہے کہ جس کی وجہ سے تم اس مردار کے کھانے سے بچ جاؤ اس نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم (اس اضطراری حالت میں) اس جانور کو کھاسکتے ہو۔ جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ اس اونٹنی کا مالک آگیا تو اس اہل وعیال والے شخص نے پورا قصہ سنادیا تو اونٹنی کے مالک نے کہا جب تم نے اونٹنی کو اس حالت میں دیکھا تو اس کو نحر کیوں نہیں کیا؟ تو اس اہل وعیال والے شخص نے ی جواب دیا کہ مجھے آپ سے شرم وحیا محسوس ہوئی (کہ آپ یہ سمجھیں گے کہ میں نے اسے جھوٹے حیلے بہانے سے اونٹنی ذبح کرلی)"۔

اس حدیث مبارکہ کی روسے مجبور اور مضطر کو مردار کھانے کی اجازت ہے صرف اتنی مقدار میں کھانا جائز ہے جس سے زندگی بچ جائے۔

اہل کتاب کے برتنوں سے متعلقہ احکام

"عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا فَلَا يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ"(21)

ترجمہ: " سیدنا جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد پر جاتے تھے تو ہم مشرکوں سے برتن اور مشکیزے لے کر استعمال کرلیتے تھے اور آپ ﷺ اسے عیب نہ سمجھتے تھے"۔

"عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا نُجَاوِرُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَهُمْ يَطْبُخُونَ فِي قُدُورِهِمْ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُونَ فِي آنِيَتِهِمْ الْخَمْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا"(22)

ترجمہ: "سیدنا ابو ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم اہل کتاب کی ہمسائیگی میں رہتے ہیں جب کہ وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر تمہیں کوئی اور برتن مل جائیں تو ان میں کھاؤ اور پیو

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور نہ ملیں تو انہیں پانی سے اچھی طرح دھو کر ان میں کھا پی لیا کرو"۔

اس حدیث مبارکہ کی رو سے اہل کتب کے برتنوں کو دھو کر استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کتب اربعہ سے حرام کھانے کے احکام
مسخ شدہ مخلوق کا کھانا حرام ہے
ہاتھی کا حکم

"عن الحسین بن خالد، قال: قلت لابی الحسن (علیہ السلام): ایحل اکل لحم الفیل؟ فقال: لا، فقلت: لم؟ قال: لانہ مثلۃ، وقد حرم اللہ لحوم الامساخ، ولحم مامثل بہ فی صورھا- ورواہ الصدوعق فی (العلل) عن محمد بن علی ماجیلویہ، عن عمہ محمد بن ابی القاسم، عن احمد بن ابی عبداللہ، عن محمد بن اسلم، عن الحسین بن خالد مثلہ- ورواہ الشیخ باسنادہ عن محمد بن یعقوب، وکذا الذی قبلہ، ورواہ البرقی فی (المحاسن) عن محمد بن علی، عن محمد بن اسلم، وعن بکر بن صالح، و محدم بن علی، عن محمد بن اسلم مثلہ."(23)

ترجمہ: "حسین بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا ہاتھی کا کھانا جائز ہے؟ فرمایا: نہیں! کیا کہا: کیوں؟ فرمایا: وہ مسوخات میں سے ہے اور خدا نے تمام مسوخات کو حرام قرار دیا ہے اور ان کے ہم صورتوں کو بھی"۔

مور کا کھانا

"عن سلیمان الجعفری، عن ابی الحسن الرضا (علیہ السلام)، قال: الطاوس لا یحل اکلہ، ولا بیضہ-."(24)

ترجمہ: "سلیمان جعفری سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: طاؤس (مور) کا کھانا حلال نہیں ہے اور نہ ہی اس کا انڈا حلال ہے"۔

خرگوش کی حرمت کا حکم

"عن محمد بن سنان، عن الرضا (علیہ السلام) فیما کتب الیہ من جواب مسائلہ فی العل: وحرم الارنب، لانھا بمنزلۃ النسور، ولھا مخالیب کمخالیب السنور وسباع الحوش، فجرت مجراھا مع قذرھا فی نفسھا، وما یکون منھا من الدم، کما یکون من النساء، لانھا مسخ" .(25)

ترجمہ: "محمد بن سنان سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آپؑ نے مامون کے سوالات کے جواب میں لکھا کہ خدا نے خرگوش کو اس لئے حرام قرار دیا ہے کہ یہ بمنزلہ بلی کے ہے اور اس کے درندوں کے ناخنوں کی طرح ناخن ہوتے ہیں لہٰذا اس کا حکم بھی انہی والا ہے علاوہ بریں یہ غلیظ بھی ہے اور اسے عورتوں کی طرح خون آتا ہے"۔

درج ذیل جانور مسخ شدہ ہیں:-

"عن علی بن جعفر، قال: سالت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ) عن المسوخ، فقال: ھم ثلاثۃ عشر: الفیل، والدب، الخنزیر، والقرد، والجیرث، والضب، والوطواط، والدعموص، والعقرب، والارنب، و سھیل، والزھرۃ."(26)

ترجمہ: "علی بن جعفر اپنے اب وجدؑ کے سلسلہ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اولادِ آدمؑ میں سے تیرہ قسم کے مسوخات ہیں: 1) بندر، 2) خنزیر، 3) خفاش (چمگادڑ)، 4) سومار، 5) ہاتھی، 6) ریچھ، 7) عموص (پانی کا سیاہ کیڑا جو تالاب کا پانی کم ہونے پر دکھائی دیتا ہے)، 8) جریث، (بے چھلکا ایک مچھلی)، 9) بچھو 10) سہیل 11) قنفذ سیہہ: ایک خاردار جانور)، 12) زہرہ، 13) عنکبوت (مکڑی)۔

ان جانوروں کو نہ کھانے کا حکم دیا گیا ہے۔

ہر زہریلے ڈنگ والی چیز کے کھانے کا حکم

"محمد بن یعقوب، عن محدم بن یحیی، عن احمد بن محمد، عن محمد بن یحی، عن غیاث بن ابراھیم عن ابی عبداللہ (علیہ السلام)، انہ کرہ اکل کل ذی حمدۃ-."(27)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ترجمہ: "حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر زہریلے ڈنگ والی چیز کے کھانے کو ناپسند کرتے تھے"۔

جس مچھلی پر چھلکانہ ہو اس کا کھانا اور فروخت کرنا حرام

"محمد بن يعقوب ، عن عدة من اصحابنا، عن سهل بن زياد، و عن محمد بن يحيىِ عن احمد بن محدم جميعا، عن ابن محبوب، واحد بن محدمبن ابى نصرجميعاً، عن العلاء، عن محمد بن مسلم، عن ابى جعفر (عليه السلام)، في حديث- قال: قلت له: رحمک الله، انا نوتى بالسمک ليس له قشر، فقال: کل ما له قشر من السمک، واما ليس له قشر فلا تاكله- ورواه الشيخ باسناد، عن الحسين بن سعيد، عن فضلة بن ايوب، عن العلا، مثله"(28)

ترجمہ: "حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد کود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ رحمک اللہ! ہمارے پاس ایسی مچھلیاں لائی جاتی ہیں جن پر کوئی چھلکا نہیں ہوتا تو؟ فرمایا: تم صرف وہ مچھلی کھاؤ جس پر چھلکا ہو اور جس پر کوئی چھلکا نہ ہو اسے مت کھاؤ"۔

زھو مچھلی کی حرمت

"محمد بن يعقوب، عن ابى على الاشعرى، عن الحسن ابن على، عن عمه محمد، عن سليمان بن جعفر، عن اسحاق صاحب الحيتن، قال: خرجنا بسمک نتلقى به ابا احسن (عليه السلام)، وقد خرجنا من المدينه، وقد قدم هو من سفر له، فقال: ويحک يا فلاں! لعل معلک سمکا؟ نعم يا سيدى جعلت فداک، فقال: انزلوا، فقال، ريحک لعله زهو؟ قال: قلت: نعم، فاريته، فقال: اركبوا، لا حجة لنا فيه، والزهو سمک ليس له قشر"(29)

ترجمہ: "حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمن باسناد کود اسحاق سے اور وہ صاحب احتیان (مچھلیوں والے) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم مچھلیاں لے کر مدینہ سے نکلے اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام کسی سفر سے واپس آ رہی تھے۔ راستہ میں ان سے ملاقات ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے فلاں! شاید آپؑ کے پاس کچھ مچھلیاں ہیں؟ عرض کیا: ہاں میرے آقا! فرمایا: پھر اترو۔ (تا کہ کھائیں)۔ پس فرمایا: شاید وہ زھو (چھلکا کے بغیر) ہیں۔ عرض کیا: ہاں۔ پھر میں نے وہ آپ علیہ السلام کو دکھائیں! پس فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ ہمیں ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ زھو وہ مچھلی ہے جس پر چھلکا نہیں ہوتا"۔

طافی مچھلی جسے پانی مردہ حالت میں باہر پھینک دے

"محمد بن الحسن باسناده عن الحسين بن سعيد، ان ابن ابى عمير، عن حماد بن عثمان، عن الحلبى، عن ابى عبدالله (عليه السلام)، فى حديث- قال: وسالته عما يوجد من السمک طافياً على الماء، او يقليه البحر ميتاً، فقال: لا تكله"(30)

ترجمہ: "حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں، میں نے آپ سے طافی کے بارے میں اور جسے پانی مردہ حالت میں باہر پھینک دے سوال کیا؟ فرمایا: اسے مت کھاؤ"۔

کچھوا، کیکڑا، مینڈک، گبریلا اور سانپ حرام ہیں

"محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحى، عن العمركى بن على، عن على بن جعفر، عن اخيه ابى الحسن الاول (عليه السلام)، قال: لا يحل اكل الجرى، ولا السلحفاة، ولا السرطان- قال: وسالته عن اللحم الذى يكون فى اصداف البحر والفرات، ايوكل؟ قال: ذلک لحم الضفادع، لا يحل اكله ورواه اهشيخ باسناهد عن محمد بن يعقوب- ورواه الحميرى فى (قرب الاسناد) عن عبدالله بن الحسن، عن على ابن جعفر، ورواه على بن جعفرى في كتابه، الا انه قال: لا يصلح اكله"(31)

ترجمہ: "حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفر سے اور وہ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جری، کچھوے، کیکڑے کا کھانا حلال نہیں ہے۔ راوی نے عرض یا کہ وہ گوشت جو سمندر یا دریائے فرات کی لپیٹوں میں پایا جاتا ہے آیا وہ کھایا جائے؟

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فرمایا: وہ مینڈکوں کا گوشت ہے جس کا کھانا حلال نہیں ہے"۔

(حلال) ذبیحہ میں سے کیا حرام ہے اور کیا مکروہ؟

"محمد بن یعقوب، عن محمد بن یحیی، عن محمد بن احمد، عن محمد بن عیسی، عن عبید اللہ الدھقان، عن درست، عن ابراھیم بن عبدالحمید، عن ابی الحسن (علیہ السلام)، قال: حرم من الشاۃ سبعۃ اشیاء: الدم، والخصیتان، والقضیب، والمثانۃ، والغدد، والطحال، والمرارۃ،۔ ورواہ البرقی فی (المحاسن) عن ابیہ، عن ابن ابی عمیر، عن ابراھیم بن عبدالحمید، ورواہ الشیخ باسنادہ عن محمد بن احمد بن یحیی مثلہ"(32)

ترجمہ: "حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن عبد الحمید سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بکری (کے جسم) سے سات چیزیں حرام ہیں: 1) خون، 2) دو خصیے، 3) آلہ، 4) مثانہ، 5) غدود، 6) تلی، 7) پتہ"۔

چوہے کا گھی میں گر جانا

"محمد بن یعقوب، عن محمد بن یحی، عن احمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن معاویۃ بن وھب، عن ابی عبداللہ (علیہ السلام)، قال: قلت: جرذ مات فی زیت او سمن او عسل، فقال: اما السمن والعسل فیوخذ الجرذ وما حولہ، والزیت یستصبح بہ۔ ورواہ الشیخ باسنادہ عن احمد بن محمد مثلہ، وزاد: وقال فی بیع ذلک الزیت: یبیعہ ویبینہ لمن شتراہ لیستصبح بہ"(33)

ترجمہ: "حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر چوہا تیل، گھی یا شہد میں مر جائے تو؟ فرمایا: جہاں تک گھی اور شہد کا تعلق ہے تو چوہا اور وہ جگہ اور اس کے ارد گرد کو خارج کر دی جائے (اور باقی استعمال کیا جائے گا جبکہ گھی اور شہد جما ہوا ہو) اور تیل سے چراغ روشن کیا جائے گا"۔

"و عنہ، عن ابن ابی عمیر، عن حماد، عنا لحلبی، قال: سالت ابا عبداللہ (علیہ السلام) عن الفارۃ والدابۃ تقع فی الطعام والشراب، فتموت فیہ، فقال: ان کان سمناً او عسلاً او زیتاً فانہ ربما یکون بعض ھذا، فان کان الشتاء فانزع ماحولہ وکلہ، و ان کان الصیف فارفعہ حتی تسرج بہ، و ان کان ثرداً فاطرح الذی کان علیہ، ولا تترک طعامک من اجل دابۃ ماتت علیہ".(34)

ترجمہ: "زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب چوہا گھی میں گر جائے (اور مر جائے) تو اگر گھی جما ہوا ہو (جیسا کہ موسم سرما میں ہوتا ہے) تو چوہے کو نکالنے کے بعد وہ جگہ اور اس کے ارد گرد سے کچھ جگہ پھینک دو اور باقی کو کھاؤ۔۔۔ اور اگر پگھلا ہوا ہو (جیسا کہ موسم گرما میں ہوتا ہے) تو پھر مت کھاؤ اور اس سے چراغ جلاؤ۔۔۔ اور یہی حکم تیل کا ہے"۔

تلی حرام ہے

"محمد بن علی بن الحسین باسنادہ عن ابن مسکان، عن عبدالرحیم القصیر، قال: سمعت ابا جعفر (علیہ السلام) یقول: ان ابراھیم (علیہ السلام) لما اراد ان یذبحالکبش اتاہ ابلیس، فقال: ھذا لی، فقال ابراھیم (علیہ السلام): لا، قال: لی منہ کذا ولکذا، قال ابراھیم: لا، فلم یزل یسمی عضواً عضواً، ویابی علیہ ابراھیم حتی انتھی الی الطحال، فسماہ، فاعطاہ ایاہ، فھو لقمۃ الشیطان"(35)

ترجمہ: "حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبد الرحیم قصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کا دنبہ ذبح کیا تو ابلیس لعین ان کے پاس آیا اور کہا یہ مجھے دے دیجئے۔ آپؑ نے انکار کیا۔ پھر اس نے اس کے بعض اعضاء کا نام لے کر کہا یہ عضو مجھے دے دیں۔ آپؑ نے اس سے بھی انکار کیا۔ آخر کار جب اس نے تلی کا سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے یہ اسے دے دی پس یہ شیطان کا لقمہ ہے"۔

اس گندم کا کھانا حرام ہے جس پر خنزیر کی چربی پگھل کر گرے

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"محمد بن یعقوب،- عن علی بن ابراهیم، عن ابیه، عن اسماعیل بن مرار، عن یونس، عنهم (علیهم السلام)، قال: سئل عن حنطة مجموعة ذاب علیها شحم خنزیر، قال: ان قدرواعلی غسلها اکلت، و ان لم یقدر و اعلی غسلها لم توکل، و قیل: تبذر حتی تنبت".(36)

ترجمہ:"حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس سے اور وہ معصومین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ ایک جگہ گندم پڑی ہوئی تھی کہ اس پر خنزیر کی چربی پگھل کر گر جائے تو؟ فرمایا: اگر اس کا دھونا ممکن ہو تو پھر تو وہ گندم کھائی جائے گی اور اگر دھونا ممکن نہ ہوا تو پھر نہیں کھائی جائے گی۔ ہاں البتہ اس کا بطور بیج بونا یہاں تک کہ اگ آئے جائز ہو گا"۔

کفار کے ساتھ ایک برتن میں کھانا حرام ہے

"محمد بن یعقوب، عن عدة من اصحابنا، عن احمد بن محمد بن خالد، عن یعقوب بن یزید، عن علی بن جعفر، عن اخیه ابی الحسن، (علیه السلام) قال: سالته عن مواکلة المجوسی فی قسعة واحدة، وارقد معه علی فراش واحد، و اصافحه؟ قال: لا" .(37)

ترجمہ:"حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمنہ باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا میں کسی مجوسی کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھا سکتا ہوں اور ایک ہی فرش پر سو سکتا ہوں اور آیا اس سے مصافحہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا: نہیں"۔

کفار کے برتنوں میں کھانا(پینا) حرام ہے

"محمد بن علی بن الحسین باسناده عن سعید الاعرج، انه سال الصادق (علیه السلام) عن سوالیهودی والنصرانی، ایوکل او یژرب؟ قال: لا".(38)

ترجمہ:"حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سعید اعرج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا یہودی اور نصرانی کا جوٹھا کھایا پیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں"۔

جس ذبیحہ پر غیر اللہ کا نام لیا جائے کھانا حرام ہے

"محمد بن الحسن باسناده عن ابی الحسن الاسدی، عن، سهل بن زیاد، عن عبدالعظیم بن عبدالله الحسین، عن ابی جعفر محمد ابن علی الرضا (علیه السلام)، انه قال: سالته عما (اهل لغیر الله) قال: ما ذبح لصنم، او وثن، او شجر حرم الله ذلک کما حرم المیة والدم ولحم الخنزیر، فمن اضطر غیر باغ، ولا عاد، فلا اثم علیه ان یاکل المتة، الحدیث، محمد بن علی بن الحسین باسناده عن ابی الحسین محمد بن جعفر الاسدی مثله" (39)

ترجمہ:"حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالعظیم بن عبداللہ الحنی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے سوال کیا کہ جس جانور پر غیر اللہ کا نام لیا جائے؟ فرمایا: جو جانور کسی بت اور درخت (وغیرہ) کے نام پر ذبح کیا جائے تو خدا نے اسے اسی طرح حرام قرار دیا ہے جس طرح مردار، خون اور خنزیر کو حرام قرار دیا ہے۔ ہاں البتہ جو شخص اس کھانے پر مجبور ہو جائے جبکہ وہ نہ باغی ہو اور نہ ہی عادی (حد سے تجاوز کرنے والا) تو اس کے لئے گناہ نہیں ہے کہ مردار کو کھائے"۔

مضطر اور مجبور کے لئے مردار کا حکم

"محمد بن الحسن باسناده عن ابی الحسین الاسدی، عن سهل، عن عبدالعظیم، الحسنی، عن محمد بن علی الرضا (علیه السلام)، فی حدیث قال: قلت له: متی یحل للمضطر المیتة؟ فقال: حدثنی ابی، عن ابیه، عن ابائه: ان رسول الله (صلی الله علیه و آله) سئل، فقیل: یا رسول الله! انا نکون بارض فتصیبنا المخمصة، فمتی یحل لنا المیتة؟ قال: مالم تصبطهوا، او تغتبقوا، او تحتفوا، بقلا، فشانکم بهذا، قال عبدالعظیم: فقلت له: یا ابن رسول الله! فما معنی قوله: (فمن اضطر غیر باغ

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ولا عاد)؟ قال: العادی: السارق، والباغی: الذی یبغیی، الصید بطراً ولهواً، لا لیعود به علی عیاله، لیس لهما ان یکلا المیتة اذا اضطرا، هی حرام علیها فی حلال الاضطرار، کما هی حرام علیهما فی حال الاختیار، ولیس لهما ان یقصر فی صوم ولا صلاة فی سفر، الحدیث، ورواه الصدوق باسناده عن محمد بن جعفر الاسدی"(40)

ترجمہ:"حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود (شاہزادہ) عبدالعظیم حسنی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مضطر کے لیے کب مردار کا کھانا حلال ہوتا ہے؟ فرمایا: میرے والد نے مجھ سے اپنے اب وجد کے سلسلہ سند سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! ہم سفر میں ہوتے ہیں اور ہمیں بھوک لگتی ہے تو ہمارے لئے کب مردار کا کھانا حلال ہے؟ فرمایا: جب نہ صبح و شام کا دودھ ملے اور نہ کوئی سبزی (وغیرہ) تو پھر کھا سکتے ہو۔۔ راوی نے عرض کیا کہ فرزند رسول (فمن اضطر غیر باغ ولاعاد) کا کیا مفہوم ہے؟ فرمایا: عادی سے مراد چور ہے جو چوری کرنے کی غرض سے نکلے اور باغی سے وہ شکاری مراد ہے جو اپنے اہل وعیال کی روزی کے لئے نہیں بلکہ لہو ولعب کے طور پر شکار کرنے کی خاطر نکلے۔ یہ اگر مضطر بھی ہو جائیں تو ان کے لئے مردار کا کھانا حلال نہیں ہے"۔

مٹی اور ڈھیلے کا کھانا حرام ہے

"محمد بن یعقوب، عن محمد بن یحییی، عن احمد بن محمد، عن معمر بن خلاد، عن ابی الحسن (علیه السلام)، قال: قلت له: مایروی الناس فی اکل الطین وکراهیة؟ قال: انما ذاک المبلول، وذاک المد، ورواه الصدوق في (معانی الاخبار) عن ابیه، عن سعد بن عبدالله، عن احمد بن ابی عبدالله، عن المعادی، عن معمر مثله".(41)

ترجمہ:"حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد کود معمر بن خلاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگ جو مٹی کے کھانے کی کراہت کے بارے میں روایت کرتے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: اس سے تر مٹی اور ڈھیلا مراد ہے"۔

اطعمۂ محرمہ کے احکام: اہل سنت اور اہل تشیع کے نقطہ نظر تقابلی جائزہ

مشترکہ احکام کی روایات

اہلِ سنت اور اہلِ تشیع دونوں کی روایات میں درج ذیل احکام مشترک ہیں:

1. قرآن مجید کے صریح نص کے مطابق مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جانے والا جانور حرام ہے۔
2. جلالہ جانور (وہ جانور جو ناپاک چیز کھاتا ہو) کا گوشت اور دودھ حرام ہے۔
3. ہاتھی کا گوشت حرام ہے۔
4. زمینی کیڑے مکوڑوں میں چوہا، سانپ، بچھو، کچھوا، یربوع اور دیگر کیڑے مکوڑے حرام ہیں۔
5. ہر زہریلے اور ڈنگ والے موذی کیڑے مکوڑے حرام ہیں۔
6. ایسے درندے جو کچلی (ناخن) رکھتے ہوں اور ایسے پرندے جو پنجوں سے شکار کرتے ہوں، حرام ہیں۔
7. مضطر اور مجبور شخص کے لیے مردار کا کھانا بقدرِ ضرورت اور جان بچانے کے لیے حلال ہے، مگر حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔
8. اگر چوہا گھی میں گر جائے تو اگر گھی جما ہوا ہے تو اردگرد کا گھی نکال کر استعمال کیا جا سکتا ہے، اور اگر گرم اور پگھلا ہوا ہے تو اس کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ صرف چراغ جلانے کی اجازت ہے۔
9. غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور حرام ہے۔
10. کتا، شیر، بھیڑیا، چیل، کوا وغیرہ حرام ہیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

11. دونوں کتب قرآنی نصوص کی حرمت سے متعلق احکام پر متفق ہیں، البتہ بعض احادیث میں کھانے کے احکام میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

12. سننِ اربعہ کی روایات میں وہ مچھلی جسے سمندر خود ساحل پر پھینک دے یا پانی ہٹ جائے، حلال ہے۔ جبکہ وہ مچھلی جو پانی میں مر کر سطح پر تیرنے لگے، اس کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ کتبِ اربعہ میں طافی مچھلی (جو پانی میں مردہ حالت میں باہر پھینک دی جائے) کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

متعارض روایات

اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کے درمیان درج ذیل امور میں روایات متعارض ہیں:

1. اہلِ سنت کی روایات میں گھریلو گدھوں کا گوشت حرام ہے، جبکہ اہلِ تشیع میں گھریلو گدھے کا گوشت حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ ان کے نزدیک یہ ممانعت وقتی تھی۔
2. اہلِ سنت کی روایات میں خرگوش کی حلت کے احکام موجود ہیں۔ ائمہ اربعہ کے نزدیک خرگوش کا گوشت حلال ہے، جبکہ اہلِ تشیع کے مطابق خرگوش حرام ہے کیونکہ یہ مسخ شدہ جانور ہے۔
3. ائمہ اہل سنت کے نزدیک مور حلال ہے، جبکہ اہل تشیع میں مور حرام ہے کیونکہ وہ بھی مسخ شدہ جانور ہے۔
4. اہلِ سنت کی روایات کے مطابق مچھلی حلال ہے چاہے وہ چھلکے والی ہو یا بغیر چھلکے کے، جبکہ اہلِ تشیع کی روایات کے مطابق صرف چھلکے والی مچھلی حلال ہے اور بے چھلکا مچھلی کھانا اور اس کا کاروبار کرنا حرام ہے۔
5. اہلِ سنت میں گھوڑے کے گوشت کھانے کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ روایات میں حلت اور حرمت دونوں موجود ہیں، جبکہ اہل سنت کے مطابق گھوڑے کا گوشت حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔
6. اہلِ سنت کی رو سے گوہ (ضب) کا کھانا مکروہ ہے، جبکہ اہل تشیع میں گوہ حرام ہے۔
7. اہلِ سنت کی روایات میں اہل کتاب کے برتنوں کو دھو کر پاک کر کے استعمال کرنے کی اجازت ہے، جبکہ اہل تشیع کی رو سے ان کے برتنوں اور ان کے ساتھ کھانے کی ممانعت کی گئی ہے۔

خلاصہ بحث

اس تقابلی مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سننِ اربعہ اور کتبِ اربعہ کے درمیان اطعمہ محرمہ کے احکام میں قابل ذکر حد تک اشتراک موجود ہے۔ دونوں مکاتب قرآن مجید میں مذکورہ حرام اشیاء، جلالہ جانور، درندوں، شکاری پرندوں، زہریلے کیڑوں اور اضطرار کے اصول پر متفق ہیں۔ یہ اشتراک دونوں مکاتب کے مشترکہ سرچشمہ یعنی قرآن و سنت سے استفادہ کا نتیجہ ہے۔

تاہم، متعدد مقامات پر اختلافات بھی پائے جاتے ہیں جو بنیادی طور پر حدیث کی حجیت، رجال کے اصول، مسخ شدہ جانوروں کی تعریف، اور فقہی استنباط کے اصولوں میں فرق کا نتیجہ ہیں۔ یہ اختلافات امت مسلمہ کے فقہی تنوع کی عکاسی کرتے ہیں اور اپنے اندر وسعت و رحمت کا پہلو رکھتے ہیں۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں مکاتب میں بنیادی اصول حلال طعام کی پاکیزگی، طہارت اور انسانی صحت و اخلاق کے تحفظ کا ہے۔ اختلافات کے باوجود، مشترکہ احکام کا دائرہ وسیع ہے جو امت مسلمہ کے درمیان اشتراکات کو اجاگر کرتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

* بین المذاہب فقہی مکالمے کا فروغ: اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کے مشترکہ احکام پر مبنی تحقیقی کانفرنسوں اور سیمیناروں کا انعقاد کیا جائے تاکہ امتِ مسلمہ کے درمیان فہمِ مشترک کو فروغ دیا جا سکے۔
* تعلیمی نصاب میں تقابلی فقہ کا اضافہ: دینی مدارس اور جامعات کے نصاب میں اطعمۂ محرمہ کے احکام پر تقابلی فقہ کو شامل کیا جائے تاکہ طلبہ کو مختلف مکاتبِ فکر کے استنباطی اصولوں سے آگاہی حاصل ہو۔
* مستند تحقیقی کتب کی اشاعت: دونوں مکاتبِ فکر کے مستند حوالہ جات کے ساتھ اطعمۂ محرمہ کے احکام پر تحقیقی کتب اور مقالات شائع کیے جائیں تاکہ عوام میں صحیح اور مستند معلومات فراہم کی جا سکیں۔
* میڈیا اور سوشل میڈیا پر آگاہی مہم: حلال و حرام کے احکام سے متعلق عوام میں بیداری پیدا کرنے کے لیے میڈیا اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو مؤثر انداز میں استعمال کیا جائے اور غیر مستند فتووں سے بچنے کی ترغیب دی جائے۔
* مسخ شدہ جانوروں کی فہرست کی تحقیق: مسخ شدہ جانوروں کی تعداد اور ان کی حرمت کے حوالے سے مزید تفصیلی تحقیقات کی جائیں تاکہ اس مسئلے پر علمی وضاحت پیدا کی جا سکے۔
* عصری مسائل پر فقہی اکیڈمیا کا قیام: مستحدثہ کھانے پینے کی اشیاء (جیسے جیلیٹن، اضافی اشیاء، مشروبات وغیرہ) کے حلال و حرام کے تعین کے لیے مشترکہ فقہی فورمز قائم کیے جائیں، جن میں اہلِ سنت اور اہلِ تشیع دونوں مکاتبِ فکر کے علماء شامل ہوں۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(1) القرضاوی، یوسف علامہ، الالحلال والحرام فی الاسلام، ترجمہ اسلام میں حلال و حرام، مترجم (شمس پیرزادہ)، دارالبلاغ پبلشرز، لاہور، ط ۱، ۲۰۱۳ء، ص ۱۵
(2) البقرہ: ۱۷۳
(3) المائدہ: ۳
(4) امام راغب اصفہانی، حسین بن محمد ابوالقاسم، ص ۵۴۴، مطبوعہ المکتبہ التغویہ، ایران ۱۳۶۲ھ، المفردات ص ۵۴۴ مطبوعہ المکتبۃ المرتضویہ ایران ۱۳۶۲ھ
(5) ملاجیون احمد بن ابوسعید (م ۱۱۳۰ھ) تفسیرات احمدیہ ص ۴۴ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور
(6) محمد عاقل، الدرالمنضود علی سنن ابی داؤد، مکتبہ شیخ 3/445، بہادر آباد، کراچی 5، دسمبر 2016ء، جلد نمبر 6، حدیث نمبر 3808
(7) ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، حدیث نمبر 1824
(8) پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، تفسیر مظہری، جلد 3، ص 36
(9) محمد عاقل، الدرالمنضودا علی سنن ابی داؤد، مکتبہ شیخ 3/445، بہادر آباد، کراچی 5،، دسمبر 2016ء، جلد نمبر 6، حدیث نمبر 3815
(10) ایضاً، حدیث نمبر 3798، ص 470
(11) تلب بن ثعلبہ بن ثعلبہ بن عمرو العنبری تیمیمی۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔
(12) محمد عاقل، الدرالمنضودا علی سنن ابی داؤد، مکتبہ شیخ 3/445، بہادر آباد، کراچی 5،، دسمبر 2016ء، جلد نمبر 6، حدیث نمبر 3799، ص 470
(13) نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، کتاب الاشربہ، حدیث نمبر ۵۵۴۲
(14) ایضاً، حدیث نمبر ۴۳۳۶
(15) ایضاً، حدیث نمبر ۴۳۳۷
(16) محمد عاقل، الدارالمنصور علی سنن ابی داؤد، ج:6، حدیث نمبر 3802، ص 475، مکتبہ الشیخ 3/445، بہادر آباد، کراچی
(17) جرثوم بن ناشر (یا جرہم بن ناشر) کنیت ابوثعلبہ ہے۔ قبیلہ "کشین" سے تعلق تھا جو کہ "قضاعہ" کی ایک شاخ ہے۔ 40 احادیث ان سے مروی ہیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

(18) ایضاً، حدیث نمبر 3803، ص476

(19) محمد عاقل، الدار المنصور علی سنن ابی داؤد، ج:6، ص476، مکتبہ الشیخ 3/445، بہادر آباد، کراچی

(20) ایضاً، حدیث نمبر 3816، ص485

(21) ایضاً، حدیث نمبر 3838،، ص500

(22) محمد عاقل، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد،، ج: نمبر6، حدیث نمبر 3839، ص501، مکتبہ شیخ 3/445، بہادر آباد، کراچی 5،، دسمبر 2016ء

(23) محمد بن الحسن، تفصیل وسائل شیعہ، سرگودھا: مکتبہ السبطین سیٹلائٹ ٹاؤن، 2000ء جلد نمبر 15، حدیث نمبر 30090، ص104

(24) ایضاً، حدیث نمبر 30095، ص108

(25) ایضاً، حدیث نمبر 30099، ص109

(26) ایضاً، 15، حدیث نمبر 30101، ص108

(27) ایضاً، حدیث نمبر 30139 ص125

(28) ایضاً، حدیث نمبر 30147 ص127

(29) ایضاً، حدیث نمبر 30181، ص138

(30) ایضاً، حدیث نمبر 30191، ص142-143

(31) ایضاً، حدیث نمبر 30202، ص146

(32) ایضاً، حدیث نمبر 30265 ص171

(33) ایضاً، حدیث نمبر 30323 ص194

(34) ایضاً، حدیث نمبر 30325 ص195

(35) ایضاً، حدیث نمبر 30338 ص200

(36) ایضاً، حدیث نمبر 30345 ص203

(37) ایضاً، حدیث نمبر 30354 ص206

(38) ایضاً، حدیث نمبر 30363 ص210

(39) ایضاً، حدیث نمبر 30371 ص212-213

(40) ایضاً، حدیث نمبر 30374 ص214-215

(41) ایضاً، حدیث نمبر 30386 ص220